



سوال

(294) وہ اپنی ماں کو تو دیتا ہے لیکن باپ کو نہیں دیتا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں محکمہ فوج میں ملازم ہوں اور مجھے بہت اچھی تنخواہ ملتی ہے جس میں سے کچھ تنخواہ میں اپنی والدہ کی خدمت میں پیشہ کرتا ہوں؛ کیونکہ ماضی میں انہوں نے مجھ پر خرچ کیا تھا مگر میں اپنے والد کو کچھ نہیں دیتا کیونکہ انہوں نے مجھ پر حتیٰ کہ میرے بچپن میں بھی کبھی کچھ خرچ نہیں کیا تھا۔ کیا اس کا مجھے کوئی گناہ ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

والدین سے نیکی اور بھلائی بہت اہم فریضہ ہے انہوں نے آپ پر بچپن میں کچھ بھی نہ خرچ نہ کیا ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدَ إِلَّا يَٰهٗ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ... ۲۳ ... سۄرۃ الاسراء

”اور تمہارے پروردگار نے یہ فیصلہ کیا کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتے رہو۔“

نیز فرمایا:

أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَىٰ التَّصْمِيرِ ۱۴ ... سۄرۃ لقمان

”میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی (کہ تم کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔“

آپ پر واجب ہے کہ اپنے باپ سے بھلائی کریں، فعل و قول میں ان سے حصن سلوک کا معاملہ کریں اور اگر وہ ضرورت مند ہو تو آپ اپنی تنخواہ میں سے اسے اس قدر دیں جس سے آپ کو اور آپ کے بیوی بچوں کو نقصان نہ پہنچے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((لا ضرر ولا ضرار)) (سنن ابن ماجہ الاحکام باب من بنی فی حقہ ما یضرہ بجارہ ح: ۲۳۴-۲۳۴۱)

”نہ تکلیف دینا (جائز ہے) نہ کسی کی تکلیف دہی میں سبب بننا۔“



باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ حسب ضرورت آپ سے مال کا مطالبہ کرے! جب کہ آپ کے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ مال ہو! کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((ان اطييب ما اكلتم من كسبكم وان اولادكم من كسبكم)) (سنن ابی داؤد البیوع باب الرجل یاكل من مالی ولده ح: ۳۵۲۸ وجامع الترمذی الاحکام باب ماجاء ان الولد یاخذ من مال ولده ح: ۱۳۵۷ واللغظ له)

”پاکیزہ مال جسے تم کھاتے ہو وہ ہے جسے تم نے کمایا ہو اور بلاشبہ تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔“

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کریں! ان کے ساتھ بھلائی اور احسان میں کوئی کسر اٹھانہ رکھیں اور ان کی رضا کو حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کریں! نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((رضا الرب فی رضا الوالد وخط الرب فی سخط الوالد)) (جامع الترمذی البر والصلیة باب ماجاء فی الفضل فی رضا الوالدین ح: ۱۸۹۹)

”رب کی رضا والد کی رضا میں اور اس کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

حذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 230

محدث فتاویٰ